

## جہاد فی سبیل اللہ میں

### حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کا کردار

محمد مثنیٰ حسان

اس شمارے میں ہم اپنے قارئین کے سامنے حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کا تذکرہ پیش کر رہے ہیں جنہوں نے قرن اول کی دیگر خواتین اسلام کی طرح دفاعِ دین و امت کی خاطر اپنے آپ کو پیش کیا اور فریضہ جہاد کی ادائیگی میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ہمارے اس مضمون کی غایت آپ کی مکمل سیرت بیان کرنا نہیں ہے، بلکہ یہاں ہم صرف وہ واقعات ذکر کریں گے جن کا تعلق جہاد فی سبیل اللہ میں آپ کے کردار سے ہے۔ (صاحب تحریر)

## تعارف

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی چھوٹی بہن، سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ہم شیرہ اور حواری رسول حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ آپ نے عہدِ فاروقی میں سن ۲۰ ہجری میں وفات پائی اور اس وقت آپ کی عمر تہتر سال تھی۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے علاوہ آپ کے دوسرے بیٹے حضرت سائب بن عوام رضی اللہ عنہ تھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احد و خندق سمیت تمام جنگوں میں شریک رہے اور عہد صدیقی، سن ۱۲ھ میں یمامہ کے دن شہید ہوئے۔

### غزوہ احد میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا کردار

#### حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا جہاد پر تحریض دینا اور بھاگنے والوں کو ملامت کرنا:

روایات میں آتا ہے کہ جب غزوہ احد کے دن مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ دشمن کے سامنے سے پسپا ہونے لگے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا میدان جنگ میں آگے بڑھیں اور آپ کے ہاتھ میں خنجر تھا۔ آگے بڑھتے ہوئے آپ پسپا ہونے والے مسلمانوں کے چہروں پر خنجر مارتیں اور انھیں غیرت دلانے کے لیے کہتی جاتیں کہ:

”انهزمتم عن رسول الله۔“

” (شرم کرو کہ) تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ بھاگ کھڑے ہوئے ہو۔“

غور کیجیے کہ ایسے نازک لمحات میں جب مسلمان مردوں کے پاؤں تک اکھڑ گئے تھے، یہ خاتون اسلام ثابت قدم رہیں اور مسلمانوں کو غیرت دلاتی رہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کے دفاع کے لیے ڈٹ جاؤ اور پیٹھ پھیر کر مت بھاگو۔ آج بھی امت کو ایسی ماؤں بہنوں کی ضرورت ہے جو مسلمانوں کو کفار کے مقابلے کے لیے ابھاریں، انھیں جہاد پر تحریض دیں اور پیٹھ پھیرنے یا پیٹھ رہنے سے باز رکھیں۔

#### احد کے روز اپنے بھائی کی شہادت پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا صبر کرنا:

پھر جب احد کا معرکہ ختم ہوا اور مسلمانوں نے اپنے شہداء کو جمع کیا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا لاشہ اس حال میں ملا کہ ان کا بری طرح مثلاً کیا گیا تھا اور پیٹ چیر کر کلیجہ تک نکال لیا گیا تھا۔ یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شدید غمگین ہوئے۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی کو دیکھنے کے لیے بڑھتی چلی آرہی ہیں تو آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کہا:

”علیک المرأة“۔

”اپنی والدہ کو سنبھالو (اور انھیں یہاں نہ آنے دو)۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندیشہ تھا کہ کہیں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی کو اس حال میں دیکھ کر پریشان نہ ہو جائیں۔ جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کو روکنے کی کوشش کی تو آپ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں:

”وَلَمْ، فَقَدْ بُلَغْنِي أَنَّهُ مَثَلُ بَأَخِي، وَذَاكَ فِي اللَّهِ، فَمَا أَرْضَانَا بِمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ، لِأَصْبِرَنَّ وَلَأُحْتَسِبَنَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ“۔

”(مجھے) کیوں (روک رہے ہو)، مجھے معلوم ہے کہ میرے بھائی کا مثلہ کیا گیا ہے اور یہ تو اللہ کی راہ میں ہے اور اس میں ہماری مرضی کو کوئی دخل نہیں۔ میں ان شاء اللہ ضرور صبر کروں گی اور اللہ سے اجر کی امید رکھوں گی۔“

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آنے دیا۔ آپ تشریف لائیں، اپنے بھائی کو دیکھا، ان کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی اور کامل صبر سے کام لیا۔

### غزوہ احزاب میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا کردار

شوال ۵ھ میں جب مشرکین مکہ دیگر قبائل عرب کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے مرکز مدینہ پر حملہ آور ہوئے تو یہ مسلمانوں کے لیے انتہائی نازک مرحلہ تھا۔ مسلمان مدینہ کی تین جہاتوں سے مشرکین کے گھیرے میں تھے، مزید یہ کہ مدینہ کے اندر یہود بنی قریظہ نے بھی عہد شکنی کر دی تھی۔ ایسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو گھروں سے نکلنے کا حکم دے رکھا تھا اور مسلمانوں کی خواتین کو مدینے کے عقب میں واقع ”فارغ“ نامی قلعے میں بھیج دیا تھا۔ اس قلعے کی ذمہ داری حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس تھی اور وہ اس قلعے میں واحد مرد تھے۔

یہود بنی قریظہ کی عہد شکنی کی وجہ سے فارغ کا قلعہ غیر محفوظ ہو گیا تھا، کیونکہ یہ قلعہ بنی قریظہ کی بستی کے قریب اور مسلمانوں کے لشکر کی پشت پہ، کچھ فاصلے پر واقع تھا۔ قلعے پر یہودی حملے کی صورت میں مسلمان بیرونی دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے اس جانب متوجہ نہ ہو سکتے تھے۔ اس صورتحال سے فائدہ اٹھانے کے لیے یہود کا ایک گروہ اس قلعے کی جاسوسی کے لیے آیا تاکہ معلوم

کر سکے کہ یہاں مسلمان خواتین تنہا ہیں یا ان کی حفاظت کے لیے کچھ مرد حضرات بھی موجود ہیں۔ یہودیوں کو خدشہ تھا کہ اگر اس قلعے میں مرد موجود ہوئے تو اس صورت میں حملہ نقصان دہ ثابت ہو گا۔ چنانچہ جاسوسی کرنے والا ایک یہودی جب اس قلعے کے قریب آیا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ:

”یا حسان! إن هذا لليهودي كما ترى بطيف بالحصن، وإني واللّٰه ما آمنه أن يدل على عورتنا من وراءنا من يهود، وقد شغل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وأصحابه فأنزل إليه فاقتله“۔

”اے حسان! یہ یہودی ہمارے قلعے کے گرد چکر لگا رہا ہے، اور مجھے ڈر ہے کہ یہ ہماری بابت دوسرے یہودیوں کو بتا دے گا (کہ ہم خواتین یہاں تنہا ہیں) جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مصروف ہیں۔ لہذا جاؤ اور اس یہودی کو قتل کر دو“۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ:

”لو كان ذاك فيّ لكنت مع رسول اللّٰه“۔

”اگر مجھ میں یہ صلاحیت ہوتی تو میں اس وقت (یہاں نہ ہوتا بلکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جنگ میں شریک) ہوتا“۔

یہ سن کر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خود اٹھیں، قلعے کے دروازے پر آئیں اور لکڑی کا ستون اس زور سے یہودی کو مارا کہ وہ مر گیا۔ پھر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا واپس آئیں اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ:

”قم فاطرح رأسه على اليهود“۔

”اٹھو اور اس یہودی کا سر (قلم کر کے) دوسرے یہویوں کی جانب پھینک دو (تاکہ انھیں یہ تاثر ملے کہ اس قلعے میں خواتین اکیلی نہیں ہیں بلکہ ان کی حفاظت کے لیے مرد بھی موجود ہیں)“۔

اس کے جواب میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ

”واللّٰه ما ذاك“۔

”واللّٰه! میں ایسا نہیں کر سکتا“۔

لہذا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ دوبارہ گئیں، اس یہودی کا سر قلم کیا اور پھر قلعے کے اوپر سے اس کے ساتھیوں کی جانب پھینک دیا جو قلعے کے نیچے موجود تھے۔ جب یہودیوں نے اپنے ساتھی کا سر دیکھا تو وہ کہنے لگے:

”قد علمنا أن هذا لم يكن ليترك أهله خلوفاً ليس معهم أحد“۔

”ہمیں پتہ تھا کہ یہ لوگ ایسے نہیں کہ اپنی خواتین کو مردوں کے بغیر تنہا چھوڑ دیں“۔

یوں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے اس کارنامے کے سبب مسلمان ایک بہت بڑی مصیبت سے بچ گئے اور یہودی بنی قریظہ کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ وہ مسلمان خواتین پر حملہ کریں۔

یہ واقعہ تاریخ اسلام کے سنہری واقعات میں سے ایک ہے، جس میں صرف ایک خاتون کی بدولت امت بہت بڑے نقصان سے بچ گئی۔ یقیناً اس واقعے میں تمام مسلمانوں، خصوصاً خواتین کے لیے نصیحت ہے کہ جب دین و امت کو ان کی ضرورت ہو تو وہ جرأت و بہادری کا مظاہرہ کریں اور اپنا سب کچھ کھپانے پر تیار ہوں۔ اگر قرن اول کی خواتین ایسا کر سکتی ہیں تو آج کی مسلمان خواتین کیوں پیچھے رہیں، جبکہ آج بھی دین و امت کو ان کی ضرورت ہے اور کفارِ عالم چہار جانب سے حملہ آور ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمان مرد و خواتین کو دینی حمیت اور جرأت و بہادری عطا فرمائے، آمین!

## مراجع و مصادر:

۱. الإصابة في تمييز الصحابة لابن حجر العسقلاني رحمه الله؛ الجزء ۷۔
۲. الطبقات الكبرى لابن سعد رحمه الله؛ الجزء ۸۔
۳. الإستيعاب في معرفة الأصحاب لابن عبد البر رحمه الله؛ الجزء ۱، والجزء ۲۔
۴. البداية والنهاية لابن كثير رحمه الله؛ الجزء ۴۔